



سوال

(463) ایک رکعت وتر جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب البصر میں مرقوم ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ۔۔ ایک رکعت سے تیرہ رکعتوں تک طاق کے عدد میں نماز گزارتے تھے۔ امام ابو حنیفہ کوفی کے ہاں وتر ایک رکعت جائز نہیں۔ امام شافعی کے ہاں ایک طاق رکعت جائز ہے۔ اس کا باعث کیا ہے۔؟ صریح طور سے صحیح حدیث کی سند کے ساتھ لکھیں۔ اور جب وتر نماز ہو چکتی ہے۔ تو صبح صادق تک دوسری نماز نفل وغیرہ نہیں ادا کرنا۔ وتر کی نماز نفل ہو چکی اکثر لوگ کہا کرتے ہیں پھر آپ ہی وتر کے بعد تشنیح الوتر دو رکعت نماز بیٹھ کے گزارتے ہیں۔ دیگر امام ابو حنیفہ کے ہاں جو نماز تکبیر تحریرہ بیٹھ کر باندھی جائے گی۔ وہ نماز جائز نہیں حالانکہ چند لوگ عشاء میں آخری نفل نماز بیٹھ کر تکبیر کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وتر ایک رکعت جائز ہے۔ امام احمد کا قول تو یہ ہے کہ الواحد اثبت، جو امام کسی بات کے منکر ہیں وہ اس لئے منکر ہیں کہ ان کو اس کی روایت نہیں ملی۔ وتر کو خاتمہ نماز کرنے کی روایت آئی ہے اور بعد وتر دو رکعت پڑھنے کا ثبوت بھی ہے۔ لہذا دونوں جائز ہیں۔ بے عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے سے نصف ثواب ہے۔ ان مسائل کی تفصیل سفر السعادت اور اس کی شرح میں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امر تسری

جلد 01 ص 619

محدث فتویٰ